



آئیے ہم اس بات سے ابتدا کرتے ہیں کہ ایک دستکار اپنے معاشرے میں مختلف طرح کے کردار ادا کرتا ہے۔ مثلاً وہ ایک ڈیزائنر، ایک معاون، تخلیق کار اور ایک منت نئے تجربات کرنے والا شخص ہی نہیں بلکہ وہ ان اشیاء کا بنانے والا اور بیچنے والا بھی ہوتا ہے اس لیے دستکار محض کسی چیز کے بنانے والے کو نہیں کہتے اور دستکاری کی کوئی شے محض کوئی خوبصورت چیز نہیں ہوتی بلکہ یہ کسی خریدار کی مخصوص ضرورت کے پیش نظر کسی خاص کام کو انجام دینے کے لیے بنائی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک خریدار ایک دستکار سے کہتا ہے کہ اسے ایک ایسا پیالہ بنا کر دیا جائے جسے وہ باسانی پکڑ سکے اور گرم چیز پی جا سکے۔ اس صورت میں دستکار جو ایک (Ceramicist) ہے وہ ایک ایسا پیالہ بنائے گا جسے باسانی پکڑا جا سکے اور جو نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ ہی وزنی۔

اس مثال میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خریدار نے دستکار سے اپنی ایک الجھن کا حل مانگا کہ اسے گرم



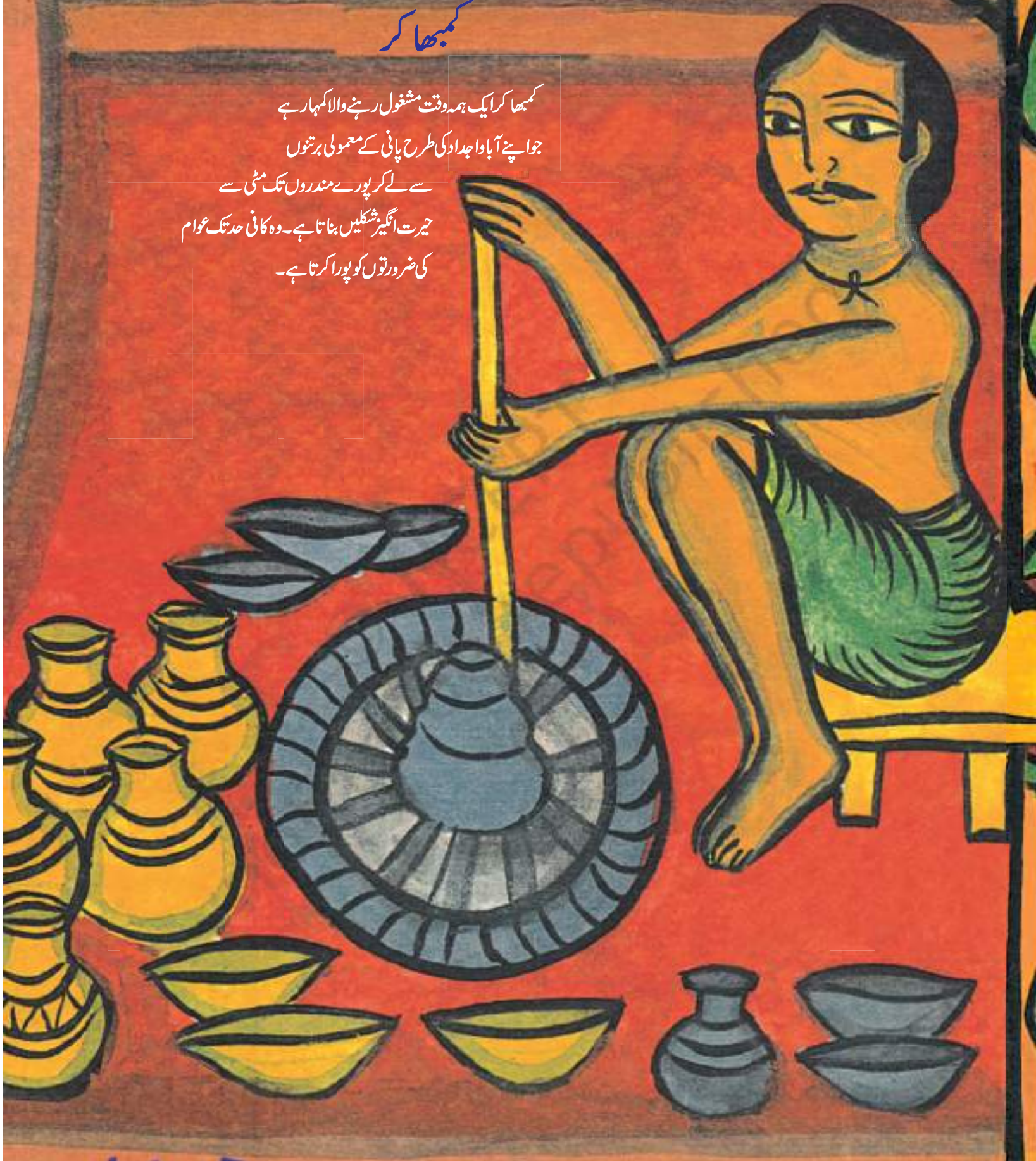
مشروب کے لیے ایک پیالہ بنا کر دے جس کا حل دستکار نے پیالہ میں دستہ لگا کر دیا۔ اس صورت میں ڈیزائننگ کے اجزاء میں دستہ، پیالے کی شکل، اس کا وزن اور ایک مناسب سائز شامل ہیں تاکہ اسے باسانی استعمال کیا جا سکے۔ اگر دیکھنے میں بھی یہ پیالہ خوبصورت لگے تو یہ ایک اضافی فائدہ ہوگا اور ہم کہیں گے کہ دستکار نے ایک ایسا پیالہ بنایا ہے جو جمالیاتی طور پر بھی خوش کرنے والا ہے۔ قابل توجہ بات پیالی پر لگے نقش و نگار نہیں بلکہ دستکار کا ہنر ہے کہ اس نے کس خوبصورتی سے خریدار کے مسئلے کا ایک مناسب حل تلاش کیا ہے۔

خریدار اور دستکار کے مابین تعلق

اس ضمن میں تین باتوں کی طرف خاص توجہ دینی ہوگی (i) خریدار اور اس کی ضرورتیں (ii) مسئلہ کی نوعیت

کمبھا کر

کمبھا کر ایک ہمہ وقت مشغول رہنے والا کمہار ہے
جو اپنے آباؤ اجداد کی طرح پانی کے معمولی برتنوں
سے لے کر پورے مندروں تک مٹی سے
حیرت انگیز شکلیں بناتا ہے۔ وہ کافی حد تک عوام
کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔



موسم کی موزونیت کے اعتبار سے غریبوں اور امیروں کے گھر بنائے، جنہوں نے عبادت خانوں کی تعمیر کی، پکانے کے برتن بنائے۔ گھروں میں استعمال کی اشیائیں مختلف مواقع اور بدلتے موسموں کے لحاظ سے کپڑے بنائے اور ہر طرح کے زیورات بنائے۔

مسائل کے حل کے لیے دستکاری:

جب آپ دستکاری کی کسی شے کو دیکھیں تو غور کریں کہ اس میں دستکار نے کون سے مسئلہ کا حل پیش کیا ہے اور خریدار کی کیا مانگ رہی ہوگی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ درسی کتاب یعنی ہندوستانی دستکاری روایت - وراثتی دستکاری میں عملی مطالعہ اور ان کا استعمال کے پہلے باب گھر پر دستکاری (Crafts at Home) میں چارلس ایمس نے کس طرح ایک لوٹے کے ڈیزائن کی مختلف جہات پر خاطر خواہ روشنی ڈالی ہے۔

زندہ پل

میگھالیہ میں ایسے ایک خاص مسئلہ کا حل تلاش کیا گیا جہاں سال بھر موسم گرم اور رطوبت آمیز رہتا ہے اور جہاں چیرا پونجی روئے زمین پہ سب سے زیادہ بارش والا علاقہ رہا ہے۔ انھیں ندیوں اور جھرنوں کے اوپر ایسے پلوں کی ضرورت تھی جس پر سے لوگ اپنے سامان اور جانوروں کے ساتھ گزر سکیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دنیا بھر میں پل لکڑی یا اسٹیل سے اور پتھر اور سیمنٹ سے بنائے جاتے ہیں۔ میگھالیہ میں وہ لکڑی کا استعمال نہیں کر سکتے تھے کیوں کہ یہ گل جائیں گی اور نہ کسی دھات وغیرہ کا استعمال کر سکتے تھے کہ اس میں زنگ لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ الجھن یہ تھی کہ کیسے تیز بہتی ندیوں کے اوپر مضبوط پل بنائے جائیں جو نہ ہی لکڑی کے ہوں اور نہ دھات؟

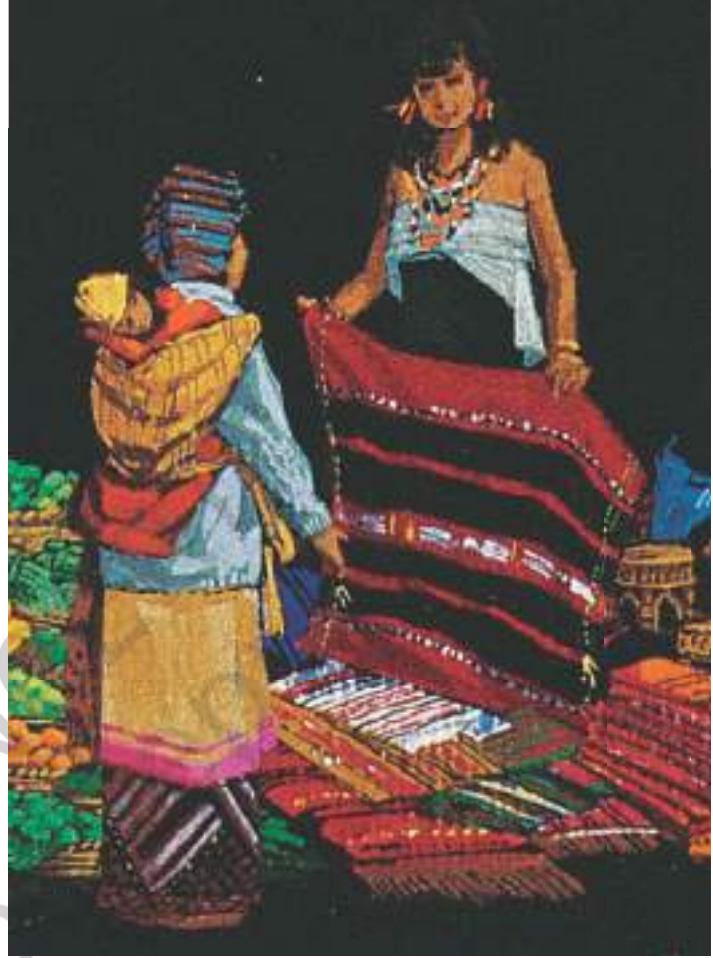
انھوں نے اس کے لیے دیسی نوعیت ایک شاندار اور فائدہ مند روایتی حل نکالا۔ انھوں نے معلوم کیا کہ کیسے (Ficus Elastica) درخت کی لٹکی یا جھولتی ہوئی جڑوں کو ندیوں کے اوپر ایک زندہ پل کے طور پر استعمال کیا جائے تاکہ مرطوب برساتی آب و ہوا میں یہ خراب نہ ہو۔ کئی سالوں تک انھوں نے اپنی کوشش جاری رکھی اور ندی کے دونوں طرف درخت کی جھولتی ہوئی جڑوں کو باندھ دیا گیا کو لے گئے۔ پھر انھوں نے جھولا نما پل کے اوپر پتھر رکھے تاکہ ایک پکا راستہ بن سکے۔ جڑوں سے بنے یہ زندہ پل سالوں چلتے ہیں جس میں نہ لکڑیوں کا استعمال ہوتا ہے اور نہ ہی دھاتوں کا۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دستکاری کی ایک لمبی اور قدیم روایت رہی ہے تو اس کا مطلب یہ کہ ہمارے یہاں ہمیشہ نئے تجربات کرنے والے لوگ رہے ہیں جنہوں نے مسائل کو حل کرنے کے نئے طریقے ایجاد کیے۔

کئی صدیوں سے دستکاری اور ہندوستان کے دستکار عوامی اور قدیم روایات اور تاریخی اختلاط کا حصہ رہے ہیں۔ عمومی استعمال کی یہ چیزیں جو محض زراعت سے جڑے عوام کے لیے بلکہ شہری اعلیٰ طبقہ کے لیے بھی تھیں، قطعی طور پر ہاتھ سے بنائی جاتی تھیں۔ اس طرح سے دستکاری ہندوستان کے ثقافتی ورثہ میں شامل ہے۔ حالانکہ

ہندوستان میں دستکاری کی روایت: ماضی، حال اور مستقبل

جس کا حل تلاش کرنا ہے اور (iii) دستکار جو اپنے ہنر اور نئے تجربات کے ذریعہ اس مسئلے کا حل تلاش کر سکے۔ کسی شے کے مناسب اور معقول بننے میں خریدار اور دستکار کے مابین باہمی گفت و شنید انتہائی اہم ہے۔ خریدار ہمہ وقت دستکار کو ایک نئی اور خوش نما چیز بنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ دوسری جانب دستکار کے لیے ضروری ہے کہ خریدار کی مانگ کو سمجھے اگر خریدار ہر سال دیوالی کے موقع پر ایک سو دیے یا چراغ بنانے کا آرڈر دے تو یہ ایک معمول کا آرڈر ہے۔ ہاں اگر خریدار یہ کہے کہ اسے اس کے بدلے ایک ہی اسٹینڈ پر لگے سو چراغ چاہئیں تو کہہنا کوئی غور کرنا ہوگا کہ وہ کیسے ایک ایسا اسٹینڈ بنائے جس پر سو چراغ رکھے جاسکیں، اسے آسانی سے ادھر ادھر لے جایا جاسکے اور اس میں تیل وغیرہ ڈالا جاسکے۔ اس لیے خریدار اور دستکار کا باہمی تعلق بہت اہم ہے۔ ایک دستکار کے پاس بہت سے اہم ہنر ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ مسئلے کا حل تلاش کرتا ہے اور اشیا کو ڈیزائن کرتا ہے، نئی چیز ایجاد کرتا ہے، انھیں شکل و صورت دیتا ہے اور پھر انھیں فروخت کرتا ہے۔ ایسے افراد کی دنیا کے تمام ممالک کو ضرورت ہے جو ہنرمند ہوں اور روزمرہ کے مسائل کا آسان اور مناسب حل نکال سکیں۔ ہر سماج میں خواہ وہ قدیم ہو یا جدید ایسے دستکاروں کی



ضرورت جو مختلف ساز و سامان سے چیزیں بنا سکیں اور ایسی برادریوں کی بھی ضرورت ہے جو بدلتی ضرورت کے مطابق نئی اشیا کی ڈیزائننگ کر سکیں اور انھیں شکل و صورت دے کر تیار کر سکیں۔ مثلاً کچھ (Kutch) میں زیادہ مقدار میں درواز تک پانی لانے لے جانے کے ایک عام مسئلے کا حل اس طرح نکالا گیا کہ مٹکے ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتے ہیں اور عورت کے سر پر اس طرح دھرے رہتے ہیں کہ اسے ہاتھ کے سہارے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح آج ہم کسی ایسے شخص کی لیاقت کی تحسین کرتے ہیں جس نے کمپیوٹر پر کوئی نئی اپلیکیشن ایجاد کی ہو یا ٹکنا لوجی میں کوئی نئی بازیافت کی ہو۔

اس باب میں آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان میں تحریری تاریخ کے ابتدائی دور سے ہی نئے نئے تجربات کرنے والے دستکاروں کا طبقہ ہمیشہ موجود رہا ہے۔ یہ مختلف علاقوں کے دستکار ہی تھے جنھوں نے



دستکاری اشیا کی پیداوار ان مہینوں میں خصوصی طور پر کی جاسکتی ہے جب زرعی سرگرمی کم ہو رہی ہو تاکہ کنبہ کے لیے اضافی آمدنی کی صورت نکل سکے۔ اپنے گھریلو کام کاج سے فارغ ہو کر خالی اوقات میں کئی عورتیں دستکاری کرتی ہیں۔ حال کے زمانہ میں ان لوگوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے جو اپنے روایتی ہنر کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور جوان کی معیشت کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسری جانب کچھ لوگ دستکاری کے ذریعہ اپنی آمدنی میں اضافہ کرتے ہیں۔ ایک ہی شے کی پیداوار میں تسلسل اور تنوع (بازار کی ضرورت کے مطابق) کی ایک اہم وجہ یہی معاشی پہلو ہے۔

وادی سندھ کی تہذیب (قبل مسیح 3000-1500) کا ظہور ایک ترقی یافتہ شہری ثقافت کی شکل میں ہو چکا تھا جو افغانستان سے لے کر گجرات تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہاں آثار قدیمہ کے ماہرین نے مٹی کی تصویریں، مہریں، کم قیمتی پتھروں کی مالائیں، کپاس کے ملبوسات، تمام انواع و اقسام کے مٹی کے برتن کی دریافت کی ہیں جو کہ ترقی یافتہ دستکار تہذیب کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ دستکاروں نے گھروں کے استعمال شدہ پانی کو باہر نکالنے کا ایک آسان حل مٹی کی نالیاں بنا کر کیا۔ بے کار پانی کو شہر سے نکالنے کے لیے گلیوں اور راستوں کے نیچے زیر زمین لیوں کا نظام کارآمد ثابت ہوا۔ معماروں اور بڑھیوں نے ہر گھر کے آگن میں کنواں کھودا تاکہ شہر کے تمام افراد کو پانی فراہم کیا جاسکے۔ اس طرح پانچ ہزار سال قبل مخصوص شعبوں کے دستکاروں نے سماجی ضرورتوں اور مسائل کے معقول اور قابل عمل حل نکالے جس کے سبب لوگوں کی زندگی میں آسانیاں پیدا ہوئیں۔



100 قبل مسیح سے 600 عیسوی کے درمیان تحریر کردہ سنگم روایتوں میں ریشم اور کپاس سے کپڑے بننے کا ذکر ہے۔ سماج میں ہنر طبقے کی ایک خصوصی پہچان تھی۔ ان کے لیے علاحدہ گلیاں تھیں جن کے نام کاوگرودی یا اروول و دی تھے۔ چولا اور وچے نگر سلطنتوں (نویں تا بارہویں صدی کے دوران) یہی ہنر مندر کے قرب و جوار میں رہتے تھے۔ وہ مورتیوں، پجاریوں اور آس پاس کے لوگوں کے لیے کپڑے بننے۔ ان کپڑوں کو سمندر پار بھی فروخت کیا جاتا تھا۔

کپڑوں کی پیداوار تین خطوں تک مرکوز تھی مغربی ہندوستان، خاص طور پر گجرات، سندھ اور راجستھان، جنوبی ہندوستان خاص کر اس کا ساحلی علاقہ اور مشرقی ہندوستان جس میں بنگال، اڈیشہ اور گنگا کا میدانی علاقہ شامل ہے۔ ان میں سے ہر ایک علاقے میں الگ الگ قسم کے کپڑے اور ان پر الگ الگ نوعیت کے نقش و نگار بنائے

ہندوستان میں دستکاری کی روایت: ماضی، حال اور مستقبل

ذات پات کے نظام کی وجہ سے دستکار حاشیے پر رہے مگر ان کا ہنرمند ہی اور ثقافتی ضرورتوں کے پیش نظر پروان چڑھا ساتھ ہی علاقائی، قومی اور بین الاقوامی تجارت سے بھی اسے فروغ ملا۔

— جیا جیٹلی

وشوکرماز چلڈرن

دستکاری کی مہارت

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی دستکار ایک خاص سماجی طبقے کی شکل میں تبھی سامنے آئے جب لوگوں نے ایک جگہ سکونت اختیار کرنا اور کھیتی باڑی کرنا شروع کیا۔ اس طبقے کے بیشتر لوگ زمین کی کھدائی سے متعلق مختلف کاموں میں مشغول ہوئے جب کہ کچھ لوگوں نے دستکاری میں مہارت حاصل کی۔ کچھ لوگ اناج اور غلہ وغیرہ رکھنے کے لیے گھاس پھوس یا مٹی سے برتن بناتے، کچھ لوگ چپل



جو تے بناتے، کچھ لوگ لوہے کا استعمال کر کے ہنسوا بناتے، جبکہ کچھ اور لوگ کپاس اور چھلے اور ریشوں سے نئے کپڑے بناتے۔

ہندوستان میں آج بھی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ دستکاری ہے جس پر کئی طبقوں کی معیشت کا دارومدار ہے۔ یہی دستکار علاقائی اور زرعی موسمی کلینڈر کے مطابق اپنی پیداوار کا پروگرام بناتے ہیں۔

دستکاری کی اشیا کی سماجی جہتیں

نوآبادیاتی عہد تک دستکاری کی اشیا کا بڑا حصہ محض قریب کے دیہی بازار کے لیے مخصوص تھا۔ دستکاری کی اشیا چھوٹے چھوٹے حصوں میں بنائی جاتی تھیں اور ان میں بہت کم سرمایہ لگتا تھا۔ چونکہ زیادہ تر معاملوں میں دستکاری کے انتخاب کا فیصلہ دستکار کے خاندانی پیشے پر مبنی ہوتا تھا، اس لیے فطری طور پر خاندان کام کے ایک یونٹ کے طور پر ابھرا اور خاندان کا سربراہ ماہر دستکار قرار پایا جو خاندان کے دیگر ارکان کو ضروری تربیت دیتا تھا۔



کوئٹا کی اترھ شاستر (جو تیسری صدی قبل مسیح میں لکھی گئی ہے) میں دستکاروں کی دو قسموں کے بیچ فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ ایک قسم ماہر دستکاروں کی ہے جس کے ماتحت کئی دستکار اجرت پر ملازم ہوتے تھے اور صارف کے لیے اصل کام کرتے تھے۔ دوسرے وہ دستکار جو خود کفیل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کارخانوں میں خود کام کرتے تھے۔ دستکاروں کو

معاوضہ یا تو نقدی کی صورت میں ملتا تھا یا پھر دوسرے متبادل کی صورت میں۔ تاہم ان علاقوں میں جہاں پیسہ رائج نہیں تھا وہاں معاوضہ خدمات یا متبادل مال کی صورت میں رائج رہا ہوگا۔ یہ ممکن ہے کہ 'جسمانی' نظام اسی خدمت کے تعلق سے وجود میں آیا۔

جسمانی نظام

جسمانی نظام ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دستکاری کے شعبہ میں لین دین سے عبارت رہا ہے۔ یہ نظام



جاتے تھے۔ اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ ہندوستانی تاریخ کے مختلف ادوار میں الگ الگ طرح کے معاشی نظام اور دستکاری کی اشیاء سے معیشت کا اعلیٰ نظام (Macro-System of Economy) وجود میں آیا۔

شرینیاں (طبقات) یا تجارتی تنظیمیں

رامائن، گیت عہد کے کئی ڈراموں اور ٹمل سنگم ادب میں تجارتی تنظیموں یا شرینیوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ یہ جوہریوں، بنکروں، ہاتھی دانت کے ماہرین اور نمک بنانے والوں کی ایک پیشہ ورانہ تنظیم تھی جو ساتھ مل کر معیاری پیداوار، ایک معقول تجارتی طریقہ کار اور اجرت اور قیمتوں کو طے کرتی تھی۔ یہ کبھی کبھی امداد باہمی (Cooperative) کی شکل میں کام کرتے تھے اور اس صنعت و حرفت میں نو واردوں کے داخلہ کے لیے ضابطے اور معیار مقرر کرتے تھے۔

ہر تنظیم کا ایک سربراہ ہوتا تھا جس کے کئی معاون ہوتے تھے۔ سربراہ کا انتخاب بہت احتیاط سے کیا جاتا تھا۔ تنظیم کے ارکان کو اس بات کا اختیار تھا کہ اگر سربراہ غلطی کرے تو اسے نہ صرف ہٹایا جاسکے بلکہ اسے سزا بھی دی جاسکے۔

اس طرح کی شرینیاں ایک علاقے تک محدود نہیں تھیں بلکہ نگوں، سوداگروں اور دستکاروں کی یہ شرینیاں یکجا ہو کر ایک تنظیم بناتی تھیں جسے نگوں یا پھر موجودہ عہد کے کامرس اور صنعت کے چیمبر کے مترادف کہا جاسکتا ہے۔ کچھ نگوں میں برآمدکاروں کا ایک طبقہ شامل تھا جو کسی شہر کی مخصوص اشیاء کو دور دراز کے علاقوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرتے تھے۔ اس طرح شرینی ایک مضبوط اور پائیدار ادارہ تھا جسے نہ صرف اس کے ارکان بلکہ پورے سماج میں عزت و احترام کا مقام حاصل تھا۔ یہ تفصیل تاریخ میں درج ہے جو شمالی اور جنوبی ہند کی تحریروں میں محفوظ ہے۔

گذشتہ پانچ صدیوں کے دوران ان تنظیمی اداروں کو کافی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ سرجارج برڈوڈ کی 1880 کی ایک تحریر کے مطابق ”برطانوی دور حکومت میں... ہندوستان میں تجارتی تنظیموں کے اختیار میں یقیناً کمی واقع ہوئی جس سے ان دستکاری کی صنعتوں کو نقصان اٹھانا پڑا جس میں موروثی طریقوں اور ہنر کا خاص عمل دخل تھا۔“

آج ہندوستان میں دستکاروں کی کسی تنظیم کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ حکومت کے تعاون سے بنی ہوئی امداد باہمی کی انجمنوں کو دستکاروں کی تنظیم کا جدید روپ کہا جاسکتا ہے لیکن ان کی کامیابی اب تک محدود رہی ہے۔

مغل سماج کے اعلیٰ طبقہ میں دستکاری کی نفیس اشیا کی بہت قدر تھی۔ بادشاہ، ان کا خاندان اور دربار سے منسلک اشرافیہ دستکاری کے خصوصی سرپرست تھے۔ مغلوں کے سرکاری کارخانوں میں کام کرنے والے دیہی دستکار مختلف اشیا بنانے میں جمالیاتی پہلو پر کافی توجہ دیتے تھے جس سے اس کی ترویج و اشاعت ہوتی تھی۔

—جیا جیلی

’وشوکرماز چلڈرن‘

ہندوستانی دستکاری کے خزیں

مختلف ساز و سامان سے تیار شدہ ماضی کی دستکاری کی اشیا کا آج کی اشیا سے موازنہ کرنا ایک دلچسپ عمل ہوگا۔ ماضی کے حیرت انگیز اور شاندار دستکاری کے نمونے دیکھنے کے لیے آپ ان میوزیموں میں جاسکتے ہیں جہاں انھیں محفوظ رکھا گیا ہے۔ آرٹ کے ان نمونوں، آثار اور یادگار کے شاہی خزیں ہندوستان بھر میں مختلف محلوں میں رکھے گئے ہیں جن سے آپ کو یہ معلوم ہو سکے گا کہ دستکاری کی روایت ہندوستان میں صدیوں سے رائج رہی ہے۔

ہندوستان میں گزشتہ 150 برسوں کے دوران 700 سے زائد میوزیم قائم کیے گئے ہیں، جن



مختلف دستکار ذاتوں اور گاؤں کے عوام کے درمیان خدمت اور اشیا کے لین دین کا ایک باہمی طریقہ تھا۔ ذات پات کا نظام اعلیٰ ذات کو بعض مخصوص پیشوں کو اپنانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس کے نتیجے میں سرپرست یا جہان پرہن (مزدوروں، دستکاروں، جاموں، دھوبیوں، موچیوں، خاکروب وغیرہ) پر منحصر تھا۔ دیہی/شہری معیشت کو ضروری اشیا اور خدمات کی فراہمی انھیں پر جنوں سے ہوتی تھی۔ اس کے بدلہ میں ایک خاص اشیا کی شکل میں معاوضہ مقرر تھا۔ یہ معاوضہ جو کہ بغیر کرائے کی زمین، گھر بنانے کے لیے جگہ، ادھار لینے کی سہولت، کھانا اور حتیٰ کہ گوبر کی صورت میں ہو سکتا تھا۔ زیادہ تر اعلیٰ ذات کے لوگ زمین کے مالک تھے۔ اس طرح جہانی نظام انھیں ضرورت کے مطابق مزدور فراہم کرتا تھا۔ آج بھی ملک کے کئی علاقوں میں یہ نظام رائج ہے، حالانکہ گزرتے وقت کے ساتھ اس پر بہت سے اثرات پڑے ہیں جیسے نوآبادیاتی نظام، کاروباری مقابلہ، ترسیل کا بہتر نظام اور بہتر شہری قوانین۔

شمالی ہندوستان میں عہد سلطنت اور مغل دور میں کارخانے حکومت کے زیر انتظام تھے۔ اس دور کے کئی دوسرے حکمرانوں نے بھی اس طرز کو اپنایا۔

مغل دور حکومت کے انحطاط سے شمال بنانے، سنگ تراشی، زیور سازی، مینا کاری، نفیس کپڑے بنانے اور مینا طور یعنی فن مصوری جیسے ہنروں کے شعبوں کو نقصان پہنچا۔ شاہی خریداروں کی تلاش میں یہ دستکار مغل دربار سے نکل کر راجستھان کی سلطنتوں (خصوصی طور پر بے پور، ادے پور اور جودھ پور)، دکن اور بنگال پہنچے تاکہ معاش حاصل کر سکیں۔ تاہم زیادہ تر تبدیلیاں آبادیاتی نظام کی وجہ سے رونما ہوئی تھیں۔



ہندوستان میں اپنی آمد پہ مغلوں نے محسوس کیا کہ ہندوستان کا دیسی آرٹ اتنا ہی خوبصورت ہے جتنا کہ چین، ایران اور وسط ایشیا کا آرٹ۔ چوں کہ غیر ملکی دستکار بہت کم تعداد میں ہندوستان آتے تھے اس لیے مغل حکمران علاقائی لوگوں کے ہنر پر منحصر تھے جن کی تیار کردہ اشیا نہ تو غیر ملکی طرز کی نقل ہوتی تھیں اور نہ ہی محض ہندوستانی نمونوں کی پیروی۔ بہر حال مغل فن میں ہندوستانی عنصر کافی نمایاں ہوتا گیا اور بالخصوص اکبر نے ہندوستانی دستکاری کی سرپرستی کی۔ آئین اکبری میں اس بات کا ذکر ہے کہ اکبر کے یہاں ملک کے مختلف گوشوں کے ماہر دستکاروں کی ایک جماعت موجود تھی۔ اکبر خود دستکاروں کی مہارت کا معائنہ کرتے تھے اور اچھے ماہرین فن کے مشاہرہ میں اضافہ یا ان کی عزت افزائی کرتے تھے۔ اکبر نہ صرف مخصوص طرز کی زرہ بکتروں اور منقش ہتھیاروں، شاہی نشانات اور مختلف نقش و نگار والے کپڑوں نہ شاہی خاندان کے لیے تیار کرواتے تھے بلکہ انھیں تحائف کے طور پر بھی پیش کرتے تھے۔ کشمیر کی بنی ہوئی شمال کی مانگ بہت تھی جبکہ راجستھان اور دہلی کے جوہری شاہی زیورات تیار کرتے تھے۔

ماضی میں دستکاری

- 5- بتائیے کہ آپ اپنے اسکول کے لیے ایک میوزیم گوشہ کیسے بنائیں گے؟
- 6- اپنے اس خیال کی وضاحت کیجیے کہ ہر صوبہ میں ایک دستکاری میوزیم ہونا چاہیے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتائیے کہ میوزیم کا مرکز توجہ پورا ہندوستانی تناظر ہو یا پھر ان مقامی دستکاریوں کو مرکز توجہ بنایا جائے جو معدوم ہوتی جا رہی ہیں۔

© NCERT
to be republished

میں سے چند دستکاری کے مخصوص میوزیم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میوزیم کے لیے توجہ کے مرکز الگ الگ ہیں۔ بعض دستکاری کے کسی ایک شعبہ یا نجی طور پر کسی خاص فرد کے جمع کردہ نوادرات کی صورت میں ہیں یا پھر حکومت کی جانب سے قائم کیے گئے ہیں۔ ضمیمہ میں ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مشہور میوزیموں میں دہلی کا قومی دستکاری اور ہینڈلوم میوزیم (دستکاری میوزیم) نئی دہلی؛ آشوتوش میوزیم، کولکاتا؛ کالیکو میوزیم، احمد آباد؛ برتنوں کا میوزیم، حیدر آباد؛ سالار جنگ میوزیم، حیدر آباد؛ دکنر کلکٹر میوزیم، پونہ؛ اور اندرا گاندھی راشٹریہ مانوسنگھراہیہ، بھوپال شامل ہیں۔

مشق:

1- کسی ایسی دستکاری کی تفصیل بیان کیجیے جس کے ذریعہ آپ کے علاقے کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہو مثال کے طور پر کسی مٹکے میں ٹوٹی لگانا یا چوڑیوں کو اس انداز میں ایک دوسرے سے پیوست کرنا کہ انھیں علاحدہ علاحدہ پہننے کی ضرورت نہ پڑے۔

2- ایک علاقائی دستکار سے گفتگو کر کے اپنے گرد و نواح میں دستکاری کی صنعت کے فروغ کی ایک مختصر زبانی تاریخ ترتیب دیں۔ ہم عصر ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بنائی گئی دستکاری کی اشیاء کے فروغ کے بارے میں بنائیں۔

3- معلوم کیجیے کہ کیا آپ کے ارد گرد دستکاروں کے کام کاج کا انداز وقتی عارضی یا جزوقتی سرگرمی کے طور پر رائج ہے؟ اور یہ بتائیں کہ ان میں سے کتنے کل وقتی / جزوقتی اور وقتی نوعیت کے دستکار ہیں۔ جدول / پائی چارٹ کی مدد سے اسے واضح کریں

4- اپنے صوبے کی دستکاریوں کی ایک فہرست بنائیں جو

- مخصوص دستکاری طبقوں کی تیار کردہ ہوں
- زراعتی طبقہ کے لیے اضافہ آمدنی فراہم کرتی ہوں
- صرف عورتوں نے بنائی ہوں
- مردوں نے بنائی ہوں
- ایک واحد کارِیگر نے بنائی ہو
- دستکاروں نے تیار کی ہو